بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

خطبہ نمبر (۳۹)

الفضل

قادیان

یوم چہارشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت گلے میں درد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

میاں محمد الدین صاحب محلہ دارالشکر نے آج دوپہر کو اپنے لڑکے نسیم احمد صاحب ہیلتھ آفیسر کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے اور دعا کی۔

مولوی محمد سعید صاحب انصاری واقف زندگی کے ہاں کل رات لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۴ | ۱۳ ماہ نبوت ۱۳۲۵ ہش | ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۵ ھ | ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۶۴

خطبہ جمعہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء

مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۱۔ جاوا کے ایک مخلص احمدی کی مخلصی کے لئے دعا کی جائے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے مختلف جہات میں جو وسعت بخشی ہے۔ وہ مختلف انواع اور درجات کی ہے۔ کہیں کم کہیں زیادہ کہیں خاص طبقہ میں اور کہیں عوام الناس میں کہیں صرف ہندوستانیوں میں اور کہیں غیر ملکی لوگوں میں۔ ان ممالک میں سے اہم ترین ممالک میں

انڈونیشیا کا علاقہ

بھی ہے۔ یعنی سماٹرا اور جاوا کا علاقہ۔ سماٹرا اور جاوا میں کثرت کے ساتھ ہماری جماعت پائی جاتی ہے۔ کثرت سے یہ مراد نہیں۔ کہ وہاں کے ملک کے لحاظ سے ہماری جماعت کو اکثریت حاصل ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے۔ کہ ہماری تبلیغی مساعی کے لحاظ سے وہاں کثرت سے جماعت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح دوسرے جزائر میں بھی کم و بیش تھوڑے تھوڑے احمدی پائے جاتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ

سماٹرا اور جاوا کی جماعتوں کی تعداد

اور دوسرے جزائر میں جو تھوڑے بہت احمدی پائے جاتے ہیں۔ ان سب کو اگر ملا لیا جائے۔ تو ہمارا پندرہ ہزار آدمی ان علاقوں میں ہوگا۔ ساڑھے سات کروڑ کی آبادی میں پندرہ ہزار کی نسبت کچھ بھی چیز نہیں۔ لیکن اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہماری جدوجہد ابھی معمولی ہے۔ یہ تعداد بھی بہت خوشکن اور امید افزا ہے۔ درحقیقت ساڑھے سات کروڑ آدمی جو ہزارہا جزائر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے مبلغ بھی ہزاروں چاہئیں۔ بلکہ ہزاروں کا بھی سوال نہیں ہمیں ان جزائر میں تبلیغ کرنے کے لئے

لاکھوں مبلغین کی ضرورت

ہے۔ اور لاکھوں مبلغوں کے بعد ہم عظیم الشان نتائج کی امید کرسکتے ہیں۔ لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ اس وقت تک ہماری طرف سے وہاں صرف چھ سات مبلغ گئے ہیں۔ اور چھ سات مبلغوں کی کوشش سے اتنی بڑی تعداد کا شامل ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس

دور انقلابی میں

جو وہاں پیدا ہوا۔ کہ پہلے سماٹرا اور جاوا پر جاپان نے قبضہ کرلیا۔ پھر انڈونیشین کی خود مختار حکومت قائم ہوئی۔ پھر انگریزوں نے ڈچ کو داخل کرنے کی کوشش کی۔ اور اب وہاں ری پبلکن حکومت قائم ہے۔ بہت سے ابتلا بھی ہماری جماعت پر آئے۔ اور جاپانی قبضہ کے زمانہ میں احمدیوں کے ساتھ سختی بھی کی گئی۔ پہلے تو اس طرف توجہ نہیں کی گئی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ جب جاپانیوں کا دور دورہ ہوا۔ اور ان کے پاس شکایتیں پہنچنے لگیں۔ تو

احمدیوں کی پکڑ دھکڑ

شروع ہوگئی۔ لیکن جب وہ اپنے ارادوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف پوری مضبوطی سے قائم کر چکے۔ تو یکدم اللہ تعالیٰ نے ان کی حکومت کو تباہ کردیا۔ اور انڈونیشیا میں ری پبلکن حکومت قائم ہوگئی۔ اس

ری پبلکن حکومت کے زمانہ میں

اور اس سے پہلے زمانہ میں بھی جب کہ افراد محض انفرادی طور پر اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے کوشش کرتے تھے ہماری جماعت نے ری پبلکن تحریک کا ساتھ دیا تھا۔ اور ملک کی آزادی کے لئے اس نے ہر رنگ میں کوشش کی تھی۔ اسی لئے جاپانی حکومت کے جانے کے بعد جب ری پبلکن حکومت قائم ہوئی۔ تو عام طور پر ہماری جماعت کے ساتھ اچھا سلوک کیا گیا۔

افسروں کا رویہ

ہماری جماعت کے ساتھ بہت بہتر رہا۔ اور انہوں نے ہم سے اپنے تعلقات قائم رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ جاوا میں اب بھی ہمارے مبلغین کام کر رہے ہیں۔ گو انہیں آہستگی سے کام کرنا پڑتا ہے۔ لیکن بہرحال ان کے کام میں کوئی خاص روک نہیں پائی جاتی۔ اور جیسا کہ ان کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ بعض اعلیٰ حکام حتیٰ کہ بعض وزراء تک بھی ہمارے مبلغوں سے ملتے ہیں۔ ان سے مشورہ بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے ہندوستان پیغام بھی بھجواتے ہیں۔ وہاں ہماری جماعت کے ایک معزز دوست مولوی محی الدین صاحب ہیں۔ جو ہمارے مبلغ مولوی عبد الواحد صاحب (؟) عزیز احمد صاحب کے خسر ہیں

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

مولوی عزیز احمد صاحب کنجاہ ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ اور وہ تحریک جدید کے ماتحت اس ملک میں تبلیغ اسلام کے لئے بھجوائے گئے تھے۔ انہوں نے وہاں مولوی محی الدین صاحب کی لڑکی سے شادی کرلی۔ مولوی محی الدین صاحب وہاں ہماری جماعت میں بہت اعزاز رکھتے ہیں۔ اور ری پبلکن حکام میں بھی ان کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر اب مولوی رحمت علی صاحب اور بعض دوسرے دوستوں کی چٹھیوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ رات کو چھاپہ مار کر کوئی ان کو قید کر کے لے گیا ہے۔ ابھی تک یہ پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ ان کو کون قید کر کے لے گیا ہے۔ ایک ماہ بلکہ ڈیڑھ ماہ کے قریب عرصہ ہو گیا ہے۔ ابھی تک ان کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئیں۔ اور یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ان کو کس نے پکڑا ہے۔ وہاں اس وقت

چار قسم کی جماعتوں کا زور

ہے۔ اول ڈچ حکومت جو بعض ساحلی شہروں پر ہے۔ دوسرے بعض ساحلی شہروں پر برطانوی حکومت ہے۔ جو جاپانی قیدیوں کا انتظام کرنے کے نام سے قائم ہے۔ پھر ایک ری پبلکن حکومت ہے۔ یعنی جاوا اور سماٹرا کے اصل باشندوں کی حکومت وہ آگے دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک کمیونسٹ پارٹی ہے۔ جس نے الگ انتظام کر رکھا ہے۔ یہ پارٹی ایک دفعہ ڈاکٹر شہریار وزیر اعظم کو بھی پکڑ کرلے گئی تھی۔ دوسری انڈونیشین حکومت ہے۔ جس کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر سکارنو اور وزیر اعظم مسٹر شہریار ہیں۔ انہی چاروں میں سے کسی ایک کے متعلق یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ انہیں پکڑ کرلے گئی ہو لیکن جہاں تک انسانی عقل کام کرتی ہے ری پبلکن حکومت کا یہ کام نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ انہیں گرفتار کر کے لے گئی ہو۔ کیونکہ ہماری جماعت ری پبلکن حکومت کے ساتھ کام کرتی رہی ہے۔ اور اس زمانہ سے کام کرتی رہی ہے۔ جب انڈونیشیا پر جاپان کا قبضہ تھا۔ مولوی محی الدین صاحب کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ چونکہ گذشتہ ڈچ حکومت کے زمانہ میں وہ ایک ذمہ دار عہدہ پر فائز تھے۔ ڈچ حکومت نے ان کو بہت لالچیں دیں اور کہا۔ کہ پھر ہماری ملازمت میں آجاؤ۔ مگر انہوں نے

ڈچ حکومت کی ملازمت سے انکار

کر دیا اور کہا۔ کہ میں اپنے ملک کی خدمت کر رہا ہوں۔ میں تم میں شامل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہی شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ ڈچ حکومت نے انہیں قید کر دیا ہو۔ اگر ایسا ہے۔ تو خطرہ ہے۔ کہ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ آج ہی ایک دوست نے بتایا۔ کہ انہوں نے یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ وہ اندرون ملک میں چلے جائیں۔ اور وہاں نہ رہیں۔ جہاں ڈچ حکومت ہے۔ لیکن ری پبلکن حکومت نے ان کو مشورہ دیا۔ کہ ابھی آپ نہ جائیں۔ اور یہیں کام کرتے رہیں۔ اس لئے غالب گمان یہی ہے۔ کہ ڈچ حکومت نے ان کو پکڑ لیا ہے۔ بہر حال وہاں کی جماعت کو صدمہ ہے۔ اور وہ بار بار خطوط لکھ رہے ہیں۔ کہ

مولوی محی الدین صاحب کے متعلق دعا کی جائے

کیونکہ وہ جماعت کے بہت با اثر آدمی ہیں۔ اور نہایت مفید کام کرنے والے وجود ہیں۔ زیادہ صدمہ کی بات یہ ہے۔ کہ ان کی لڑکی یعنی مولوی عزیز احمد صاحب کی بیوی اس صدمہ میں پاگل ہو گئی ہے۔ یوں تو سب لوگ مرتے ہیں۔ لیکن یہ خیال کہ نہ معلوم دشمن کی طرف سے میرے باپ کو کیا کیا تکالیف پہنچائی جا رہی ہوں گی۔ اس نے ان کی لڑکی پر ایسا اثر ڈالا۔ کہ وہ پاگل ہو گئی ہے۔ میں

دوستوں کو تحریک

کرتا ہوں کہ وہ اپنی دعاؤں میں خاص طور پر مولوی محی الدین صاحب کو یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں حفاظت سے رکھے۔ خیریت سے واپس لائے۔ اور جماعت کی خدمت کا انہیں مزید موقعہ عطا فرمائے اور ان کی لڑکی کو بھی صحت دے۔ نہ صرف خود اس لڑکی کے خیال سے بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہمارا مبلغ زیادہ سہولت اور دلجمعی سے کام کر سکے۔

۲۔ جماعت احمدیہ زیادہ سے زیادہ اپنے لڑکے قادیان بھیجکر تعلیم دلائے

اسی سلسلہ میں میں جماعت کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے جس رنگ میں ہماری جماعت پھیل رہی ہے۔ وہ

ایک غیر معمولی امر

ہے۔ بظاہر ایک ایک اور دو دو آدمی ہماری جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ لیکن وہ ایک ایک اور دو دو اس طرح داخل ہو رہے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ

اللہ تعالےٰ کا خاص منشاء

ان کے پس پردہ کام کر رہا ہے۔ ایک جزیرہ کے متعلق اطلاع پہنچی ہے (مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس کا پہلے بھی ذکر کیا ہے یا نہیں) کہ وہاں کا راجہ احمدیت میں داخل ہو گیا ہے۔ جزیرہ بہت چھوٹا سا ہے۔ لیکن بہر حال اس

جزیرہ کا راجہ احمدی ہو چکا ہے

اور اس کے ذریعہ سے اس کا باقی خاندان بھی احمدی ہو گیا ہے۔ اب وہ ہم سے مبلغ مانگ رہے ہیں۔ تاکہ جزیرہ کی باقی آبادی میں بھی جو دس ہزار کے قریب ہے۔ احمدیت پھیلائی جا سکے۔ اسی طرح پرسوں اترسوں

ایک اٹالین

جو دوران جنگ میں بطور جنگی قیدی ہندوستان لائے گئے تھے۔ احمدی ہوئے ہیں۔ اور گو اٹلی میں ہمارے پہلے بھی احمدی دوست موجود ہیں۔ لیکن یہ اٹالین نوجوان اٹلی کے سب سے پہلے احمدی ہونگے۔ جو دوسروں سے یہ کہہ سکیں گے۔ کہ میں نے خود قادیان کو دیکھا۔ اور وہاں کے حالات کا مشاہدہ کیا ہے۔ اسی طرح انگلستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ

ایک جرمن قیدی

جو برطانیہ میں تھا۔ اس نے خط و کتابت کے ذریعے ہمارے مشن سے سلسلہ کے حالات معلوم کئے اور اسلام لے آیا۔ یہ حالات بتاتے ہیں۔ کہ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر جگہ احمدیت کا بیج بویا جا رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب یہ بیج نشو و نما حاصل کر کے بہت بڑی شاندار صورت اختیار کرے۔ اسی طرح میں پہلے اعلان کر چکا ہوں۔ کہ

ایک روسی

جو بھاگ کر سپین آ گیا تھا۔ اور جو ایک معزز خاندان کا فرد ہے۔ وہ احمدی ہو چکا ہے۔ اور اس کا ارادہ ہے۔ کہ جب بھی اسے موقعہ ملا۔ وہ خط و کتابت کے ذریعے سے اور بعض دوسرے ذرائع سے اپنے ملک میں تبلیغ کرے گا۔

تبلیغ کے یہ نئے نئے رستے

جو مختلف ممالک میں کھل رہے ہیں۔ ہماری جماعت پر بہت بڑی ذمہ واری عائد کرتے ہیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ جب تبلیغ پھیلے گی۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ مبلغوں کی ضرورت پیش آئے گی۔ گذشتہ دنوں ہم نے اپنے سارے مبلغوں کے کھاتے پورے کئے۔ اور ہم نے یہ سمجھ لیا۔ کہ اب چھ ماہ یا سال تک ہمیں مزید مبلغوں اور کارکنوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن حالات جس سرعت کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمیں جلد ہی مزید گریجوایٹوں اور مولوی فاضلوں کی ضرورت پیش آنے والی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ دو تین سال تک متواتر ہر سال ہمیں پچاس پچاس سو سو آدمیوں کی ضرورت ہو گی۔ اس کے بغیر ہمارا کام نہیں چل سکتا۔ کیونکہ ہر جگہ سے ہمیں مطالبہ پر مطالبہ آ رہا ہے کہ اور مبلغ بھیجو اور مبلغ بھیجو۔ اور ہر جگہ خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ کے نئے سے نئے رستے کھل رہے ہیں۔ بے شک بعض مقامات ایسے بھی ہیں جہاں موجودہ حالات میں ہمارے لئے

تبلیغ کرنا ناممکن

ہے اور حکومتوں کی طرف سے اس میں روک ڈالی جاتی ہے۔ مگر ہمیں اسکی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ جب کام کرنے والے آدمی ہوں تو وہ اپنے کام کے لئے خود ہی راستے نکال لیا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانون اور چیزوں میں روک بن جاتا ہے۔ لیکن تبلیغ میں روک نہیں بن سکتا۔ آخر مکہ والے بھی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو تبلیغ نہیں کرنے دیتے تھے۔ مگر کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس بات کی پرواہ کی۔ پس جب بھی ہمارے پاس کافی مبلغ ہوئے۔ ایسے ممالک میں بھی ہمارے مبلغوں کو جانا پڑے گا اور زبردستی جانا پڑے گا۔ اس وقت پانچ چھ ممالک ایسے ہیں۔ جہاں قانونی طور پر مبلغین کو جانے نہیں دیا جاتا۔ اس وقت ہم خاموش ہیں۔ اور اس بارہ میں کوئی جدوجہد کرنا اپنی طاقت کا ضیاع سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ابھی کئی ممالک جن میں ہمارے مبلغ جا سکتے ہیں خالی پڑے ہیں۔ اور وہ ہم سے مبلغین کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان ممالک کی موجودگی میں ان ممالک میں

زبردستی جا کر تبلیغ کرنا

جو اپنے ملکوں میں آنے کی اجازت نہیں دیتے اپنی طاقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔ ہم اس دن کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب آزاد ممالک ہمارے مبلغین سے بھر جائیں گے۔ اور ہم مجبور ہونگے کہ ان ممالک کی طرف توجہ کریں۔ جن میں قانونی طور پر اسلامی مبلغین کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ اس وقت ہمارا فرض ہوگا۔ کہ ہم زبردستی ان ممالک میں جائیں اور پھر چاہے قید ہوں یا مارے جائیں۔ برابر تبلیغ احمدیت کا جھنڈا بلند کرتے چلے جائیں۔ پس ہماری جماعت کو اپنی اس ذمہ داری کا احساس رکھتے ہوئے

زیادہ سے زیادہ واقفین

پیدا کرنے چاہئیں۔ اور واقفین اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتے۔ جب تک زیادہ سے زیادہ تعلیم ہماری جماعت میں رائج نہ ہو۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ

جماعت کی تعلیمی ترقی

کے لئے اس سال کالج میں جو بی۔ اے بی۔ ایس سی کی جماعتیں کھولی گئی تھیں۔ ان میں اب تک صرف بائیس لڑکے داخل ہوئے ہیں (اس کے بعد تعداد بڑھ کر ستائیس تک پہنچ گئی ہے۔) حالانکہ کالجوں میں عام طور پر چالیس پینتالیس فی صدی طالب علم پاس ہوتے ہیں۔ اگر اس سے بھی زیادہ اچھا نتیجہ نکلے۔ تو بھی اس کے معنے یہ ہونگے کہ ہمارے بی۔ اے بی۔ ایس سی میں صرف دس گیارہ لڑکے پاس ہونگے۔ اور دس گیارہ لڑکوں میں سے تبلیغ کے لئے انتخاب کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ انتخاب کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ لڑکوں کی تعداد زیادہ ہو۔ کیونکہ کچھ ملازمت اختیار کر لیتے ہیں کچھ تجارت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ کچھ کام کے نا اہل ہوتے ہیں۔ اور اس طرح قلیل تعداد ایسے لڑکوں کی نکلتی ہے۔ جو تبلیغ کے لئے انتخاب میں آنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ پس اگر ہمیں دس گیارہ لڑکے ہی ملیں۔ تو ان دس گیارہ میں سے ہم انتخاب کس طرح کر سکتے ہیں۔ مبلغین کا انتخاب ہم اس وقت تک کامیاب طور پر نہیں کر سکتے۔ جب تک ہر سال

ڈیڑھ دو سو طالب علم بی۔ اے کے

امتحان میں پاس نہ ہوں۔ کیونکہ امتحان پاس کرنے کے بعد جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کچھ تجارتیں شروع کر دیتے ہیں۔ کچھ ملازمتیں اختیار کر لیتے ہیں۔ کچھ اور کاروبار کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور جو باقی رہ جائیں وہ ہمارے کام آ سکتے ہیں۔ اسی طرح جب تک ہر سال ہمیں

سو ڈیڑھ سو مولوی فاضل

نہ ملیں۔ ہم اپنے کام کو صحیح طور پر سرانجام نہیں دے سکتے۔ ہمیں اپنے گذشتہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ تبلیغ کے لئے فوری طور پر گریجوایٹ زیادہ مفید ہوتے ہیں۔ کیونکہ گریجوایٹ ہونے کی وجہ سے وہ غیر زبان زیادہ آسانی سے سیکھ جاتے ہیں۔ اور پھر بوجہ انگریزی زبان جاننے کے وہ ہر ملک میں کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ انگریزی زبان جس سے انہیں واقفیت ہوتی ہے۔ اس کے بولنے اور سمجھنے والے تمام ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف یہ نقص ہے کہ گریجوایٹ دینی تعلیم جلد حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے

ہمارا بہترین تجربہ

یہ ہے کہ تبلیغ کے لئے ایک مولوی فاضل اور ایک گریجوایٹ دونوں کو اکٹھا بھیجا جائے۔ مولوی فاضل انسائیکلوپیڈیا کا کام دیتا ہے۔ اور جن مسائل سے واقفیت کی ضرورت ہوتی ہے وہ بتاتا چلا جاتا ہے اور زبان دانی کے لحاظ سے گریجوایٹ زیادہ مفید کام کرنے والا ثابت ہوتا ہے۔ آخر اکٹھے رہنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ گریجوایٹ مولوی فاضل کی طرح دینی مسائل سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور مولوی فاضل گریجوایٹ کی طرح غیر زبانیں سیکھ جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو چند سالوں میں ہی ہماری جماعت میں ایسے علماء پیدا ہو جائیں گے۔ جو فرانسیسی زبان بھی جانتے ہونگے۔ جرمن زبان بھی جانتے ہونگے۔ اٹالین زبان بھی جانتے ہونگے۔ سپینش زبان بھی جانتے ہونگے۔ اور اسی طرح دوسری زبانیں جانتے ہونگے۔ وہ دوسرے مسلمانوں کے علماء کی طرح نہیں ہونگے۔ بلکہ

مختلف زبانوں میں مہارت رکھنے والے

ہوں گے۔ اور اب یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ مولوی ہوں انہیں کوئی دوسری زبان آتی ہی نہیں۔ بلکہ آ ہی نہیں سکتی۔ مگر یہ ایسے لوگ ہونگے۔ جو اعلےٰ درجہ کے عالم ہونے کے باوجود فرانسیسی میں بھی تقریر کر سکیں گے۔ جرمن میں بھی تقریر کر سکیں گے۔ اٹالین میں بھی تقریر کر سکینگے سپینش میں بھی تقریر کر سکینگے۔ ڈچ میں بھی تقریر کر سکیں گے۔ ہر شخص حیرت سے انہیں دیکھے گا۔ اور کہے گا۔ مولوی اور فرانسیسی میں تقریر۔ مولوی اور جرمن میں تقریر۔ مولوی اور اٹالین میں تقریر۔ مولوی اور سپینش میں تقریر۔ مولوی اور ڈچ میں تقریر۔ مولوی اور دوسری زبانوں میں تقریر۔ غرض ان کے لئے یہ ایک عجوبہ چیز ہوگی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ عجوبہ ہر جگہ اثر کئے بغیر نہیں رہے گا۔ کیونکہ ہمارے مولوی صرف مولوی نہیں ہونگے۔ بلکہ ناظم بھی ہونگے۔ اور ان کو ان باتوں کا بھی علم ہوگا۔ جن کا ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کو ہوتا ہے۔ ابھی افریقہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے جو کمیشن بھیجا گیا تھا دہلی واپس آیا۔ تو اس کمیشن کے مسلمان ممبر صاحب خاص طور پر مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ میں آپ سے اس لئے ملنے آیا ہوں۔ کہ آپ کے

مشرقی افریقہ کے مبلغ مولوی مبارک احمد صاحب

سے ہمیں بہت مدد ملی ہے۔ اور وہ سب معاملات کو نہائت اچھے طور پر جانتے ہیں۔ وہ صرف مولوی ہی نہیں۔ بلکہ تمام قسم کے معاملات کو سمجھتے۔ اور بڑی عمدگی سے اپنے فرض کو سرانجام دیتے ہیں۔ اس رنگ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری لیاقت کا معیار روز بروز بڑھتا چلا جائے گا۔ اور ہمارے علماء پرانے علماء کی طرح کنوئیں کے مینڈک نہیں ہونگے۔ بلکہ وہ

سمندر کے جہاز

کی طرح ہونگے۔ جو دنیا کے ہر گوشہ میں جاتا۔ اور مضبوطی کے ساتھ ہر طوفان کا مقابلہ کرتا ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب

زیادہ سے زیادہ تعلیم کا رواج

ہماری جماعت میں ہو۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض لوگ جن کے بیٹے یہاں بی۔ اے میں پڑھ سکتے تھے۔ انہوں نے معمولی معمولی عذرات کی بناء پر ان کو باہر کے کالجوں میں داخل کرا دیا ہے۔ بلکہ دو کے متعلق تو مجھے خبر ہے کہ انہوں نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ انہوں نے پہلے اپنے کالج کے پرنسپل سے مجھے لکھوایا کہ یہاں کالج میں مسلمان لڑکوں کا ہونا نہائت ضروری ہے آپ اجازت دیں کہ ان لڑکوں کو یہاں داخل کر لیا جائے۔ انہوں نے سمجھا کہ میں اس طرح اجازت دے دونگا۔ اور وہ بعد میں بڑے دعوے سے کہہ سکینگے کہ ہمارا تو یہی ارادہ تھا کہ ہم اپنے لڑکوں کو قادیان میں داخل کرائیں مگر آپ کے حکم سے ہم انکو باہر داخل کرنے پر مجبور ہوئے۔ مگر جب سیکرٹری کی طرف سے لکھا گیا کہ ان لڑکوں کو باہر کے کسی کالج میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ تو اس کے بعد میرا غالب خیال یہی ہے کہ ان لڑکوں کو باہر کے کالج میں داخل کر دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ وہ لڑکے اب تک یہاں کالج میں داخل نہیں ہوئے۔ گویا مجھ سے جو کچھ پوچھا گیا تھا۔ وہ محض مجھے

دھوکا دینے کے لئے

تھا۔ دیانتداری پر مبنی نہیں تھا۔ انہوں نے مجھ سے چالاکی کرنی چاہی تھی۔ مگر میں نہیں پکڑا گیا۔ بلکہ وہ خود پکڑے گئے۔ ایسے واقعات نہایت افسوسناک ہیں۔ کاش میرا یہ شبہ غلط نکلے۔ اور اس کے بعد وہ لڑکے قادیان میں داخل ہو گئے ہوں۔

ہماری جماعت کا فرض

ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے لڑکے قادیان بھجوا کر انہیں تعلیم دلوائے۔ سردست ہمارا ہر سال پندرہ سو لڑکا انٹرنس کی جماعتوں میں جانا چاہیئے۔ اور کم سے کم پانچ سات سو لڑکا کالجوں میں جانا چاہیئے۔ اس وقت مسلمانوں میں ہر سال چار سو کے قریب گریجوایٹ نکلتے ہیں۔ اگر ہم صحیح طور پر کوشش کریں۔ تو چار سو گریجوایٹ سالانہ ہم اپنی جماعت میں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح علمی لحاظ سے ان پر بہت بڑا تفوق حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر علمی تفوق کو جانے دو تب بھی

ہماری مذہبی ضرورتیں

اس بات کا تقاضا کرتی ہیں۔ کہ ہم اپنی جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعلیم رائج کریں۔ اگر ہم میں تعلیم نہیں ہوگی۔ تو ہم اتنے مبلغ پیدا نہیں کر سکیں گے۔ جتنے مبلغوں کی ہمیں ضرورت ہے۔ اس وقت ہمیں ہزاروں مبلغ چاہئیں۔ لیکن اس ضرورت کے مقابلہ میں

ہمارا تعلیمی معیار

بہت کم ہے۔ بلکہ جو تعلیم کا معیار اس وقت دوسری قوموں میں پایا جاتا ہے۔ وہ بھی ہمارے لئے کافی نہیں۔ اگر وہی معیار ہمارے اندر آجائے۔ تو ہم ہزاروں نہیں سینکڑوں نہیں درجنوں مبلغ بھی ہر سال پیدا نہیں کر سکتے۔ پس ہمیں اپنے معیار کو بلند کرنا ہوگا۔ نہ صرف بلند بلکہ بہت زیادہ بلند۔ قوموں کے مقابلہ کو نظر انداز کرتے ہوئے جس قدر زیادہ سے زیادہ تعلیم ایک انسان کیلئے ضروری ہو سکتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی جماعت کے ہر فرد میں وہ تعلیم رائج کریں۔ تب ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔

۳- دہلی کا سفر اور اسکی غرض

اس کے بعد میں اس سوال کی طرف آتا ہوں جس کے متعلق بہت سے دوستوں کے دلوں میں مختلف قسم کے سوالات اور گدگدیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور بعض نے لکھا ہے۔ کہ ہمیں کچھ پتہ نہیں لگا۔ کہ گذشتہ دنوں کیا کچھ ہوتا رہا ہے۔ یعنی دہلی کا سفر اور اسکی غرض۔ میں نے دہلی کا سفر کیوں کیا۔ اسکی وجہ در حقیقت

وہ خوابیں

تھیں۔ جو "الفضل" میں چھپ چکی ہیں۔ ان خوابوں سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ اس مسئلہ کے حل کو اللہ تعالےٰ نے کچھ میرے ساتھ بھی وابستہ کیا ہوا ہے۔ تب میں نے اس خیال سے کہ جب میرے ساتھ بھی اس کا کچھ تعلق ہے۔ تو مجھے سوچنا چاہیئے کہ میں کس رنگ میں کام کر سکتا ہوں۔ اس مسئلہ پر غور کیا۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ ممکن ہے برطانوی حکومت اس غلطی میں مبتلا ہو۔ کہ اگر مسلم لیگ کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو مسلمان قوم بحیثیت مجموعی ہمارے خلاف نہیں ہوگی۔ بلکہ ایسے مسلمان جو لیگ میں شامل نہیں۔ اور ایسی جماعتیں جو لیگ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں۔ ان کو ملا کر وہ ایک منظم حکومت ہندوستان میں قائم کر سکے گی۔ اس خیال کے آنے پر میں نے مزید سوچا۔ اور فیصلہ کیا کہ ایسے لوگ جو لیگ میں شامل نہیں۔ یا ایسے لوگ جنہیں تعصب کی وجہ سے لیگ والے اپنے اندر شامل کرنا پسند نہیں کرتے۔ جیسے احمدی کہ ان کو تعصب کی وجہ سے لیگ میں شامل کرنا پسند نہیں کیا جاتا۔ ان دونوں قسم کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ آپس میں مل جائیں۔ اور مل کر گورنمنٹ پر یہ واضح کر دیں۔ کہ خواہ ہم لیگ میں نہیں۔ لیکن اگر لیگ کے ساتھ حکومت کا ٹکراؤ ہوا۔ تو ہم اس کو

مسلمان قوم کے ساتھ ٹکراؤ

سمجھیں گے۔ اور جو جنگ ہوگی۔ اس میں ہم بھی لیگ کے ساتھ شامل ہوں گے۔ یہ سوچکر میں نے چاہا۔ کہ ایسے لوگ جو اثر رکھنے والے ہوں۔ خواہ اپنی ذاتی حیثیت کی وجہ سے اور خواہ قومی حیثیت کی وجہ سے ان کو جمع کیا جائے۔ دوسرے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ کانگرس پر بھی اس حقیقت کو واضح کر دیا جائے۔ کہ وہ اس غلطی میں مبتلا نہ رہے۔ کہ مسلمانوں کو پھاڑ پھاڑ کر وہ ہندوستان پر حکومت کر سکے گی۔ اسی طرح نیشنلسٹ خیالات رکھنے والوں پر بھی یہ واضح کر دیا جائے۔ کہ وہ کانگرس کے ایسے حصوں کو سنبھال کر رکھیں۔ اور ان کے جوشوں کو دبائیں۔ جن کا یہ خیال ہو کہ وہ مسلمانوں کو دبا کر یا ان کو آپس میں پھاڑ پھاڑ کر حکومت کر سکتے ہیں۔ یہ سوچ کر میں نے ایک تار

نواب صاحب چھتاری

کو دیا۔ وہ بھی لیگ میں شامل نہیں۔ لیکن مسلمانوں میں بہت رسوخ رکھنے والے آدمی ہیں۔ یو۔پی کے گورنر رہ چکے ہیں۔ اور اب حکومت آصفیہ کے وزیر اعظم کے عہدہ سے واپس آئے ہیں۔ اس تار کا جواب آنے پر میں نے انہیں لکھا۔ کہ میرا اب ایسا ایسا ارادہ ہے۔ کیا آپ اس میں شریک ہو سکتے ہیں دوسرا تار میں نے کانگرس سے میل جول کے لئے

مسز نائیڈو

کو دیا۔ مسز نائیڈو میری پرانی واقف ہیں۔ اور وہ ہمیشہ کہا کرتی ہیں۔ کہ میرے دل میں مسلمانوں کا بہت درد ہے۔ اور میں ہندو اور مسلمان میں کوئی فرق نہیں کرتی۔ مگر افسوس کہ انہوں نے تار کا کوئی جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ تار دیا گیا۔ تو اس کا بھی جواب نہ دیا۔ جس کے معنی یہ تھے۔ کہ وہ اس تحریک میں شامل ہونا پسند نہیں کرتیں۔ جب یہ باتیں ہو چکیں۔ تو میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے جلدی قادیان پہنچنا چاہیئے۔ اور اس سکیم کے متعلق مزید کارروائی کرنی چاہیئے۔ یہاں پہنچ کر جب میں نے غور کیا۔ تو میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی۔ کہ خوابیں میں نے دیکھی ہیں۔ کہ

صلح اور سمجھوتہ کرانے کیلئے

میں بیچ میں ہوں۔ بیچ میں ہونے کے یہی معنے نہیں ہوتے۔ کہ ضرور کوئی شخص بیچ میں ہو بلکہ یہ معنے بھی ہوتے ہیں۔ کہ اس کا ان باتوں سے کوئی اشتراک اور تعلق ہے۔ اس پر میں نے سوچا کہ چونکہ دلّی میں فیصلے ہو رہے ہیں۔

مجھے بھی دلّی چلنا چاہیئے

دوسرا فائدہ اس کا یہ بھی ہوگا۔ کہ دلّی میں ہمیں تازہ بتازہ خبریں ملتی رہیں گی۔ اور اگر حالات بگڑتے معلوم ہوئے۔ تو ہم فوراً دعا کر سکیں گے۔ قادیان میں تو ممکن ہے ہمیں ایسے وقت میں خبر ملے۔ جب واقعات گزر چکے ہوں۔ اور دعا کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ کیونکہ دعا ماضی کے لئے نہیں ہوتی۔ مستقبل کے لئے ہوتی ہے۔ نیز مجھے یہ بھی خیال آیا۔ کہ بعض اور بارسوخ لوگوں کو بھی اس تحریک میں شامل کرنا چاہیئے۔ جیسے

سر آغا خاں

ہیں۔ گو سر آغا خاں ہندوستان میں نہیں تھے۔ مگر میں نے سمجھا کہ چونکہ ان کی جماعت بھی مسلمان کہلاتی ہے۔ اگر ان کو بھی شریک ہونے کا موقعہ مل جائے۔ تو گورنمنٹ پر یہ امر واضح ہو جائیگا۔ کہ مسلمانوں کی ایک اور جماعت بھی ایسی ہے۔ جو اس بارہ میں مسلم لیگ کے ساتھ ہمدردی رکھتی ہے۔ چنانچہ لنڈن مشنری کی معرفت میں نے سر آغا خاں کو بھی تار بھجوا دیا۔ اس دوران میں میں نے قادیان سے اپنے بعض نمائندے اس غرض کے لئے بھجوائے کہ وہ نواب صاحب چھتاری سے تفصیلی گفتگو کر لیں۔ اور انہیں ہدایت کی کہ وہ لیگ کے نمائندوں سے بھی ملیں۔ اور ان پر یہ امر واضح کر دیں۔ کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ

لیگ کے مقاصد کے خلاف

کوئی کام کریں۔ اگر یہ تحریک لیگ کے مخالف ہو۔ تو ہمیں بتا دیا جائے۔ ہم اس کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر مخالف نہ ہو۔ تو ہم شروع کر دیں۔ اس پر لیگ کے بعض نمائندوں نے تسلیم کیا۔ کہ یہ تحریک ہمارے لئے مفید ہوگی۔ بالکل با موقعہ ہوگی۔ اور ہم یہ سمجھینگے کہ اس ذریعہ سے ہماری مدد کی گئی ہے۔ ہمارے رستہ میں روڑے نہیں اٹکائے گئے۔ چنانچہ میں دلّی پہنچ گیا۔ وہاں جو کچھ کام ہوا۔ اس کی تفصیلات میں میں اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ میرا خیال ہے کہ میں

ایک کتاب "سفرِ دہلی"

پر لکھوں۔ کیونکہ بہت سی باتیں ہیں۔ جو اس سفر کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے آئندہ کام کے رستے کھولنے والی ہیں۔ سردست میں صرف اس قدر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جب میں دلّی گیا۔ تو سر آغا خاں کی طرف سے بھی جواب آ گیا۔ اور وہاں بعض اور لیڈروں سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ جیسے سر سلطان احمد ہیں۔ مسلمانوں میں سے

صرف ایک صاحب

نے جواب نہیں دیا۔ حالانکہ ان کو دو دفعہ تار دیا گیا تھا اور وہ سر محمد عثمان ہیں۔ ان کے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کے ساتھ تعلق ظاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مجھ سے ملنے کا بھی موقعہ ہوا ہے۔ ممکن ہے وہ اسی وہم میں مبتلا رہے ہوں۔ کہ ہمارا کام کہیں لیگ کے لئے مضر نہ ہو۔ لیکن ہم نے لیگ کے نمائندوں سے پہلے مشورہ کر لیا تھا۔ اور ان سے کہہ دیا تھا کہ اگر ہماری یہ کوششیں ان کے نزدیک مضر ہوں تو ہم ان کو ترک کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بہرحال جیسا کہ ظاہر ہے ہم نہ لیگ میں شامل تھے نہ کانگرس میں نہ لیگ نے ہمیں اپنا نمائندہ بنایا تھا۔ نہ کانگرس نے۔ اس لئے یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ انہی کی طرح باقاعدہ ہم بھی مشورہ کی مجالس میں شامل ہوتے۔ ہماری جماعت کے

بعض ناواقف

دوستوں نے لکھا ہے کہ وائسرائے پنڈت جواہر لال نہرو و مسٹر جناح کے مشوروں کا ذکر تو اخباروں میں آتا ہے آپ کا کیوں نہیں آتا۔ انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ وہ تو ان سیاسی جماعتوں کے نمائندے ہیں جنہوں نے باہمی فیصلہ کرنا تھا۔ اور ہم کسی سیاسی جماعت کے نمائندہ نہیں تھے۔ بلکہ ہم اپنا اثر ڈال کر انہیں نیک راہ بتانے کے لئے گئے تھے۔ سیاسی جماعتوں کی نمائندگی نہ ہمارا کام تھا۔ اور نہ گورنمنٹ یا کوئی اور اس رنگ میں ہمیں بلا سکتا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

گورنمنٹ کا فرض

ہے کہ وہ ہم سے بھی مشورہ لے اور ہمارے حقوق کا بھی خیال رکھے ہماری جماعت ہندوستان میں سات آٹھ لاکھ کے قریب ہے۔ مگر ہماری جماعت کے افراد اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ ان کی آواز کی کوئی قیمت نہیں سمجھی جاتی۔ لیگ ہمیں اپنے اندر شامل نہیں کرتی۔ اور کانگرس میں ہم شامل نہیں ہو نا چاہتے۔ اس کے مقابلہ میں پارسی ہندوستان میں تین لاکھ کے قریب ہیں۔ لیکن حکومت کی طرف سے ایک پارسی وزیر سنٹر میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی جماعت کو قانونی جماعت تسلیم کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت ان سے دوگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ میں نے دہلی میں

ایک انگریز افسر کو

کہلا بھیجا کہ ہم شکوہ نہیں کرتے لیکن حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے وہ نہایت غیر منصفانہ ہے۔ انہوں نے پارسیوں کا قانونی وجود تسلیم کیا مگر احمدیوں کا نہیں۔ حالانکہ تم ایک ایک پارسی لاؤ میں اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا چلا جاؤں گا۔ صرف اس لئے

کہ ہماری جماعت پولٹی نہیں اور ہماری جماعت دوسروں کی طرح لڑتی نہیں ہمارے حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس نے کہا ہم آپ کی جماعت کو ایک مذہبی جماعت سمجھتے ہیں۔ میرے نمائندہ نے اس کو جواب دیا کہ بے شک ہم ایک مذہبی جماعت ہیں۔ مگر کیا ہم نے ہندوستان میں رہنا ہے یا نہیں۔ اور کیا ہندوستان کی سیاسیات کا اثر ہم پر نہیں پڑتا (دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ کیا پارسی مذہبی جماعت نہیں۔ اور عیسائی مذہبی جماعت نہیں۔ ان کے آدمی پارسی اور عیسائی کر کے لئے گئے ہیں۔ یا کسی سیاسی جماعت کے نمائندے کر کے) بہرحال یہ تو ایک ضمنی بات تھی جو کوشش صلح کے لئے ہو سکتی تھی وہ میں نے کی۔ اور اسی سلسلہ میں میں

مسٹر گاندھی

سے بھی ملا۔ میرا منشاء تھا کہ میں ان سے تفصیل سے بات کروں گا۔ اور انہیں بتاؤں گا کہ آپس کا تفرقہ ٹھیک نہیں۔ ان کو کوشش کرنی چاہئیے کہ کچھ وہ چھوڑ دیں اور کچھ لیگ چھوڑ دے۔ تاکہ ملک کی بدامنی خطرناک رنگ اختیار نہ کرے۔ میں نے ان سے کہا کہ لڑتے آپ ہیں لیکن آپ لوگوں کی جان پہ اس کا وبال نہیں بلکہ ان ہزاروں ہزار لوگوں پہ ہے جو قصبوں میں رہتے ہیں یا دیہات میں رہتے ہیں اور تہذیب اور شائستگی کو نہیں سمجھتے وہ ایک دوسرے کو ماریں گے۔ ایک دوسرے کو لوٹیں گے اور ایک دوسرے کے گھروں کو جلا دیں گے۔ (جیسے جھگڑا لیگ اور کانگرس کا تھا۔ لیکن مسجد اور لائبریری ڈھاکہ میں ہماری جماعت کی جلا دی گئی۔ حالانکہ نہ ہم لڑتے اور نہ ہم بدامنی پیدا کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ مگر وہاں کے ہندوؤں نے ہماری مسجد اور ہماری لائبریری کو جلا کر یہ سمجھ لیا کہ انہوں نے بڑا تیر مارا ہے اور یہ خیال کر لیا کہ انہوں نے مسلمانوں سے بدلہ لے لیا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ جب اس قسم کے اختلاف پیدا ہو جائیں۔ تو انسانی عقل ماری جاتی ہے۔ اور سیاہ اور سفید میں فرق کرنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے) غرض گاندھی جی پر میں نے یہ بات واضح کی اور انہیں کہا کہ آپ کو اس بارہ میں کچھ کرنا چاہئیے اور صلح کی کوشش کرنی چاہئیے۔ گاندھی جی نے اس کا جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ یہ کام آپ ہی کر سکتے ہیں میں نہیں کر سکتا۔

میں تو صرف گاندھی ہوں۔ یعنی میں تو صرف ایک فرد ہوں۔ اور آپ ایک جماعت کے لیڈر ہیں۔ میں نے کہا میں تو صرف پانچ سات لاکھ کا لیڈر ہوں۔ اور ہندوستان میں پانچ سات لاکھ آدمی کیا کر سکتا ہے۔ مگر انہوں نے اصرار کیا اور کہا کہ جو کچھ کر سکتے ہیں آپ ہی کر سکتے ہیں میں نہیں کر سکتا۔ جب میں نے دیکھا کہ گاندھی جی اس طرف نہیں آتے تو میں نے اس بات کو چھوڑ دیا اور پھر میں انہیں

دوسری نصیحتیں

کرتا رہا جن کی خدا نے مجھے اس وقت توفیق عطا فرمائی۔ میں اس موقعہ پر صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بعض دفعہ ایک چھوٹی سی بات ہوتی ہے مگر وہ خدا تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتی ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد

عرب اور ایران میں لڑائی

چھڑی۔ تو اس وقت ایران کے بادشاہ نے اپنے بعض رؤسا سے کہا کہ عرب ایک چھوٹا سا غیر آباد جزیرہ ہے۔ اور وہاں کے باشندے متفرق اقوام میں بٹے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ کس طرح ہمارے ملک پر حملہ کر کے چڑھ آئے ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ اس قوم میں نئی بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اور اس وجہ سے اس میں جوش پایا جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ ان لوگوں کو کچھ دے دلا کر واپس کر دینا چاہئیے چنانچہ اس نے اسلامی جرنیل کو لکھا کہ تم ایک وفد ہمارے پاس بھیج دو ہم اس سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اور بعض دوسرے آدمیوں پر مشتمل ایک وفد بنا کر شاہ ایران کے دربار میں بھجوا دیا۔ بادشاہ نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیا شورش برپا کر رکھی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کچھ روپیہ لے لو اور واپس چلے جاؤ۔ انہوں نے کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم روپیہ لے کر واپس چلے جائیں۔ اس کی حماقت دیکھو جو قوم اس کے ملک پر چڑھ کر آئی تھی اس قوم کے متعلق اس نے یہ فیصلہ کیا کہ دو دو اشرفیاں سپاہیوں کو اور دس دس اشرفیاں افسروں کو دے کر رخصت کر دیا جائے۔ گویا لالچ بھی دی تو اتنی چھوٹی اور حقیر کہ جو بڑے بھی اس کو قبول نہیں کر سکتے۔ انہوں

نے کہا کہ یہ کیا لغو بات ہے کہ تم نے خود لڑائی چھیڑی ہے ہم نے نہیں چھیڑی۔ اب اس کا فیصلہ میدان میں ہی ہو سکتا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ ہمارے ساتھ

خدا تعالےٰ کا وعدہ

ہے۔ بادشاہ کو غصہ آیا۔ اور اس نے ایک شخص سے کہا۔ ایک تھیلی میں مٹی بھر کر لاؤ۔ جب وہ مٹی بھر کر لایا۔ تو اس نے اسے حکم دیا کہ یہ مٹی کا بورا اس مسلمان افسر کے سر پر رکھ دو۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا تو اس نے نہایت خاموشی سے اپنا سر جھکایا اور مٹی کا بورا اپنے سر پر اٹھا لیا۔ بادشاہ نے اسے کہا اب جاؤ اس کے سوا تمہیں اور کچھ نہیں مل سکتا۔ گویا جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کھیہہ کھاؤ (اردو میں یوں کہہ لو کہ تمہارے سر پر خاک) ویسا ہی اس بادشاہ نے کیا اور مٹی کا بورا مسلمان افسر کے سر پر لادتے ہوئے کہا۔ جاؤ اس کے سوا تمہیں اور کچھ نہیں مل سکتا۔ ایسے موقعہ پر اللہ تعالےٰ مومن کو بھی اپنے فضل سے ایک نور اور روشنی بخش دیتا ہے۔ جب اس نے مٹی کا بورا مسلمان افسر کے سر پہ رکھوایا تو انہوں نے فوراً اس کو نیک تفاؤل پہ محمول کرتے ہوئے اٹھا لیا۔ اور اپنے ساتھیوں کو یہ کہتے ہوئے دربار سے نکل بھاگے کہ آجاؤ ایران کے بادشاہ نے خود اپنے ہاتھ سے

ایران کی زمین ہمیں سونپ دی ہے

مشرک بزدل بھی بڑا ہوتا ہے۔ جب انہوں نے بلند آواز سے یہ فقرہ کہا تو اس نے گھبرا کر اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا اس نے کہا ہے۔ کسریٰ نے ایران کی زمین خود اپنے ہاتھ سے ہمارے سپرد کر دی ہے۔ یہ سن کر بادشاہ گھبرا گیا۔ اور اس نے کہا جلدی جاؤ۔ اور اس شخص کو پکڑ کر حاضر کرو۔ مگر اتنے میں مسلمان گھوڑوں پہ سوار ہو کر کہیں کے کہیں جا چکے تھے۔ گاندھی جی نے بھی کہا کہ میں تو کچھ نہیں کر سکتا جو کچھ کر سکتے ہیں آپ ہی کر سکتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے ایسا ہی کر دیا۔ اور میرے وہاں ہونے کی وجہ سے ہی

جھگڑے کا تصفیہ ہوا

اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ تصفیہ میں نے کیا کوشش ہم برابر کر رہے تھے۔ مگر سوال یہ ہے

کہ پہلے چار پانچ دفعہ صلح کی کوشش ہو چکی تھی۔ گورنمنٹ نے بھی زور لگایا۔ مگر اس معاملہ کا کوئی تصفیہ نہ ہوا۔ آخر میرے وہاں ہونے اور دعائیں کرنے سے نہ معلوم کون سے دلوں کی کنجیاں کھول دی گئیں۔ کہ میرے وہاں جانے سے وہ کام جو پہلے بار بار کی کوششوں کے باوجود نہیں ہوا تھا۔ ہو گیا اور گاندھی جی کا یہ فقرہ درست ثابت ہوا۔ کہ میں تو یہ کام نہیں کر سکتا آپ ہی کر سکتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ جس نقطہ پہ لڑائی تھی۔ گاندھی جی نے اسے تسلیم کر لیا تھا اور بالکل ممکن تھا کہ اگر گاندھی جی کی بات مانی جاتی۔ تو آپس میں صلح ہو جاتی۔ چنانچہ جب گاندھی جی سے نواب صاحب بھوپال نے ملاقات کی۔ اور یہ فارمولا پیش کیا۔ کہ لیگ کو مسلمانوں کا نمائندہ سمجھا جائے گا۔ تو گاندھی جی نے اس کو تسلیم کر لیا اور اس پر دستخط بھی کر دیئے لیکن جب دستخط ہو چکے۔ تو پنڈت نہرو صاحب نے کہہ دیا۔ کہ ہم گاندھی جی کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس طرح وہ بات جو گاندھی جی نے کہی تھی۔ پوری ہو گئی کہ

میں تو صرف گاندھی ہوں میری بات کون مانتا ہے

چنانچہ پنڈت نہرو صاحب نے یہی کہا۔ کہ اس معاملہ میں گاندھی جی سے ہمارا کیا تعلق یہ گاندھی جی کا اپنا فیصلہ ہے۔ ہمارا فیصلہ نہیں۔ میرے نزدیک گاندھی جی نے محض بات کو ٹلانے کی کوشش کی تھی۔ اور ان کا مطلب یہ تھا۔ کہ میں اس تحریک میں حصہ لینا ضروری نہیں سمجھتا۔ حالانکہ میں وہاں

محض ہندوؤں اور مسلمانوں کی خیرخواہی

کے لئے گیا تھا۔ ورنہ وزارتوں میں ہمارا کوئی حصہ نہیں۔ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی میں ہمارا کوئی حصہ نہیں۔ اگر ہم دو تین ضلعوں میں اکٹھے ہوں۔ تو یقیناً ہم اپنے نمائندے زور سے بھیج سکتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم سارے ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اس وجہ سے سوویں حصہ کے برابر بھی اپنے حقوق حاصل نہیں کر سکتے پس میں وہاں اپنے لئے نہیں گیا تھا۔ بلکہ اس لئے گیا تھا۔ کہ وہ ہزاروں

ہزار ہندو جو مختلف علاقوں میں مارا جا رہا ہے۔ ان کی جان بچ جائے وہ ہزاروں ہزار مسلمان جو مختلف علاقوں میں مارا جا رہا ہے۔ ان کی جان بچ جائے۔ نہ وہ میرے رشتہ دار ہیں نہ واقف ہیں نہ دوست ہیں۔ کوئی بھی تو ان کا میرے ساتھ تعلق نہیں۔ سوائے اس تعلق کے کہ میرے پیدا کرنے والے خدا نے ان کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور میرا فرض ہے۔ کہ میں ان کی جانوں کی حفاظت کروں صرف

اس دکھ اور درد کی وجہ سے

میں وہاں گیا۔ اور صرف اس دکھ اور درد کی وجہ سے میں نے ان کوششوں میں حصہ لیا۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ گاندھی جی نے میرے اخلاص کی قدر نہ کی۔ اور انہوں نے کہدیا کہ میری بات کون مانتا ہے۔ میں تو صرف گاندھی ہوں۔ انہوں نے یہ فقرہ محض ٹالنے کے لئے کہا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے واقعہ میں ایسا کر دکھایا اور پنڈت نہرو صاحب نے گفتگو کرنے والوں سے صاف کہہ دیا۔ کہ یہ ہمارا فیصلہ نہیں۔ گاندھی جی کا فیصلہ ہے اور

ہم گاندھی جی کا یہ فیصلہ ماننے کو تیار نہیں

جب حالات یہ رنگ اختیار کر گئے تو مسٹر جناح نے نہایت ہوشیاری اور عقلمندی سے کام لیتے ہوئے وائسرائے کو لکھ دیا۔ کہ کانگرس سے تو ہمارا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ لیکن ہم آپ کی پیشکش کو قبول کرتے ہوئے حکومت میں شامل ہوتے ہیں۔ اس طرح کام بھی ہو گیا۔ اور بات بھی بن گئی۔ اور مسٹر گاندھی اس معاملہ میں

خالی گاندھی

بن کے رہ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہماری غرض بھی پوری کر دی خدا تعالیٰ کی قدرت ہے ہمارا دہلی سے جمعہ کو چلنے کا ارادہ تھا۔ اور ہم سیٹیں بھی بک کرا چکے تھے۔ مگر بدھ کے دن ہمیں معلوم ہوا۔ کہ مصالحت کی گفتگو میں خرابی پیدا ہو رہی ہے۔ چونکہ ہمارے

متعلقات تمام لوگوں کے ساتھ تھے اس لئے قبل از وقت ہمیں حالات کا علم ہو جاتا تھا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ کام بگڑ رہا ہے تو میں نے پھر دوستوں کو بلایا اور ان سے مشورہ لیا اور انہیں کہا کہ ہم اتنی مدت یہاں رہے ہیں۔ اب ہمیں پیر تک اور ٹھہر جانا چاہیئے پہلے تو اتوار تک ٹھہرنے کا ارادہ تھا لیکن معلوم ہوا کہ اتوار کو گاڑی ریزرو نہیں ہو سکتی اس لئے ہم نے پیر کے دن چلنے کا فیصلہ کیا اور عین پیر کے دن صبح کے وقت فیصلہ ہو گیا۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اس

جھگڑے کو نپٹا کر اپنے گھر واپس آئے

اس سفر میں یہ ایک نہایت ہی خوشی کی بات مجھے معلوم ہوئی ہے کہ وہ مسلمان جو اپنے تفرقہ اور نکماپن کی وجہ سے مشہور ہیں ان میں بھی اب اخلاص اور بیداری پیدا ہو چکی ہے اور وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگ گئے ہیں چنانچہ نواب صاحب چھتاری سر آغا خاں اور سر سلطان احمد نے

نہایت بے نفسی کے ساتھ

اس موقعہ پر کام کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر ان کی بے نفسی اور مسلمانوں کی خیرخواہی کا حال پبلک کو معلوم ہو جائے۔ تو وہ ان کی قدر کئے بغیر نہ رہے پھر سب سے زیادہ کام

نواب صاحب بھوپال

نے کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ اسلامی تعلیم کی رو سے سب انسان برابر ہیں کوئی چھوٹا بڑا نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کی دیر سے عزتیں قائم ہو چکیں ہیں وہ معمولی کام کرنے سے بھی گھبرا سکتے ہیں۔ لیکن نواب صاحب نے باوجود ایک مقتدر ریاست کا نواب ہونے کے جو ادنے سے ادنیٰ کام بھی ان کو کرنا پڑا۔ انہوں نے کیا یہاں تک کہ منتیں بھی کیں۔ وہ گاندی جی کے پاس گئے اور بھنگی کالونی میں ان سے ملاقات کی۔ پہلی ملاقات بیشک بڑودہ ہاؤس میں ہوئی تھی اور نواب صاحب کے مشیر نے کہا تھا کہ ہم یہ پسند نہیں کر سکتے کہ نواب صاحب بھنگی کالونی میں جائیں لیکن بعد میں انہوں نے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ صرف بڑودہ ہاؤس میں ملاقات ہو بلکہ خود ان کے گھروں پر گئے اور مدارات اور ان کوشش کی کہ کسی طرح صلح ہو جائے یہ علامت ہے اس بات کی کہ اب

مسلمانوں میں بھی قربانی اور بیداری کے آثار

پیدا ہو رہے ہیں خواہ دنیا کی نگاہ سے نواب صاحب بھوپال نواب صاحب چھتاری سر سلطان احمد اور سر آغا خاں کی قربانی اوجھل رہے مگر اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے اور تمام رازوں کو جاننے والا ہے اس نے یقیناً ان لوگوں کے ایثار اور ان کی قربانی کو دیکھا ہے اور خدا کی درگاہ سے یہ لوگ بدلہ لئے بغیر نہیں رہینگے کیونکہ خدا کسی کا اجر ضائع نہیں کرتا یہ مضمون تو اور بھی بیان کرنا تھا مگر چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اسی پہ ختم کرتا ہوں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد بوٹے خان صاحب

ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سابق مؤذن

مسجد اقصےٰ کا مکتوب

میرے دانتوں میں درد تھا۔ اور مسوڑھے بہت خراب تھے۔ آپ کی دوا سے درد بھی جاتا رہا۔ اور مسوڑھے بھی خوب مضبوط ہو گئے۔ محمد بوٹے خان

نور منجن دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے نہائت مفید ہے۔ شیشی دو اونس ایک روپیہ

دواخانہ نور الدین قادیان

تحریک جدید کا اچھا کام کرنیوالے سکرٹریوں اور دوسرے عہدیداران کی فہرست!

۳۰ر نومبر تک وعدے پورا کرنے کی طرف خاص توجہ فرماویں!

ذیل میں ایک فہرست تحریک جدید کے سکرٹریوں اور امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی شائع کی جا رہی ہے جنہوں نے ۳۱ر اکتوبر تک اچھا کام کیا۔ ان احباب کے نام حضرت اقدس ایدہ اللہ کے حضور دعا کیلئے پیش ہو چکے ہیں۔ دل چاہتا تھا کہ "دفتر اول کے بارھویں سال" اور "دفتر دوم کے سال دوم" اور "تعمیرات افریقہ" کے لئے قربانیاں کرنیوالے مخلص مجاہدین کے نام بھی شائع کئے جاتے مگر افسوس ہے کہ اخبار کی گنجائش محدود ہے۔ اس فہرست میں جو نام معلوم ہو سکے ہیں وہ شائع ہو رہے ہیں لیکن جن احباب نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کام کیا ہے اور انہوں نے اپنے کام کی اطلاع وکیل المال تحریک جدید کو نہیں دی ان کے نام بوجہ لاعلمی نہیں پیش ہوئے۔ آئندہ تحریک جدید کے سکرٹریو اور امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کو معلوم رہنا چاہیئے کہ ایسے موقعوں پر جن دوستوں نے اچھا کام کیا ہو انکے نام معہ ان کے کام کے رپورٹ کیساتھ "دفتر وکیل المال تحریک جدید" میں وقت پر پہنچا دیئے جائیں تا وہ نام بھی حضرت اقدس کے حضور دعا کیلئے پیش ہو سکیں اس طریق عمل سے عہدیداران کو تحریک جدید کے مالی جہاد کے کامیاب کرنے میں سہولت ہوگی۔ انشاء اللہ

چونکہ تحریک جدید کے اس مالی سال کا یہ آخری مہینہ ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا گذشتہ سالوں کا دستور العمل یہ ہے کہ اس ماہ کے آخر میں آئندہ سال کی تحریک ہو جایا کرتی ہے۔ مگر ہر سکرٹری تحریک جدید۔ امیر یا پریذیڈنٹ جماعتہائے کو چاہیئے کہ ۳۰ر نومبر سے پہلے پہلے "دفتر اول کے بارھویں سال" کے وعدے اور "دفتر دوم کے سال دوم" اور "تعمیرات افریقہ" کی رقوم مرکز میں داخل فرماویں تا وہ جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنیوالے ہوں وہاں وہ آئندہ سال کے لئے بھی دلی بشاشت اور قلبی راحت کے ساتھ شاندار اور قابل تعریف اضافوں کے ساتھ لبیک کہیں۔ دوستوں کو یہ بات معلوم ہے کہ تحریک جدید کے واقف "غیر ممالک" میں پے در پے جا رہے ہیں۔ ایک بڑا حصہ پہنچ چکا ہے اور بعض جانے والے ہیں۔ ان کے اخراجات کا بوجھ "تحریک جدید کے مخلص مجاہدوں" پر ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس بوجھ کو اٹھائے کیونکہ وہ احمدیہ جماعت کی طرف سے بھیجے جا رہے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے اخراجات میں تنگی بھی ہو اور آپ مقروض بھی ہوں اور آپ کا گذارہ مشکل سے ہو رہا ہو پھر بھی آپ اپنے اس عہد کو جو آپ نے شرح صدر سے اپنے پاک امام کے ہاتھ پر کیا ہے پورا کر لیں۔ اس لئے کہ اخراجات کی زیادتی کی ذمہ داری زیادہ تر آپ پر ہی ہے سلسلہ کی ذمہ داری دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔ پس آپ کا پہلا فرض ہے کہ آپ تحریک جدید کے وعدوں کو

۳۰ر نومبر سے پہلے پہلے

پورا کریں۔ کیونکہ آپ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ "وہ مال جو خدا تعالیٰ کے دین کے کام نہیں آتا کس کام کا!" ہماری زبان میں محاورہ ہے۔ "بھاڑ میں پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان"۔ پس وہی روپیہ ہمارا ہے جو دین میں خرچ ہوا۔ جو ہم نے کھایا وہ گنوایا۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا وہ لیا۔ پس چندوں کی کثرت سے گھبرائیں نہیں بلکہ خوشی سے اچھلیں اور کودیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے کام کیلئے چن لیا پس آپ اس خوشی میں ۳۰ر نومبر سے قبل وعدہ پورا کریں۔

فہرست حسب ذیل ہے:-

حکیم نظام الدین صاحب سکرٹری تحریک جدید محلہ دارالرحمت
صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ 〃
چوہدری غلام حسین صاحب چاہلوی 〃
سید صادق علی صاحب سکرٹری تحریک جدید دارالعلوم
شیخ محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ دارالفضل
لفٹنٹ ڈاکٹر محمد دین صاحب صدر دارالبرکات غربی
منشی محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹی سکرٹری تحریک جدید 〃
قاضی محمد شفیع صاحب عباسی سکرٹری 〃 دارالبرکات شرقی
مولوی عطا محمد صاحب صدر محلہ 〃
منشی سربلند خاں صاحب 〃 دارالفتوح
صوفی محمد یعقوب صاحب 〃 مسجد مبارک
چوہدری فیض علی صاحب 〃 دارالیسر
نور احمد صاحب سنوری سکرٹری تحریک جدید دارالانوار 〃
منشی سکندر علی صاحب 〃 بھینی بانگر
ڈاکٹر علی گوہر صاحب 〃 〃 لسراواں
سکینہ خانم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ دارالرحمت حلقہ ۱
امۃ الرحمن صاحبہ 〃 〃 〃 حلقہ ۳
مسعودہ بیگم صاحبہ صدر 〃 〃 دارالعلوم
آمنہ بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ دارالفضل حلقہ ۲
زینب بیگم صاحبہ صدر 〃 حلقہ ۳
استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ
حافظ بشیر احمد صاحب پنشن کمیٹی سکرٹری تحریک جدید دیال
چوہدری نتھے خاں صاحب سکرٹری تحریک جدید غازی کوٹ

شیخ عبدالرشید صاحب پریذیڈنٹ بٹالہ
منشی عبدالغنی صاحب سکرٹری تحریک جدید دھرمکوٹ بگہ
محمد شریف صاحب 〃 〃 گورداسپور
چوہدری نذیر احمد صاحب 〃 〃 دولت پور ٹھیکرکوٹ
〃 ناظر علی صاحب 〃 〃 کھوکھر اور دھوروال
ماسٹر برکت علی صاحب 〃 〃 تلونڈی جھنگلاں
محمد بخش صاحب ٹھیکیدار پریذیڈنٹ قلعہ لال سنگھ
چوہدری مبارک علی صاحب سکرٹری تحریک جدید دیال گڑھ
محمد نذیر صاحب 〃 میانی شیرا
قاضی کریم اللہ صاحب 〃 〃 فیض اللہ چک
〃 عظیم اللہ صاحب امیر جماعت 〃
چوہدری دین محمد صاحب سکرٹری تحریک جدید ڈھیر
محمد حیات صاحب 〃 〃 مرزا جان
شیخ برکت علی صاحب 〃 〃 رحیم آباد
چوہدری عبدالمجید صاحب پریذیڈنٹ چھچھریالہ
الہ بخش صاحب سکرٹری تحریک جدید بھیرڑی چھی
چوہدری اللہ دتہ صاحب 〃 سیالکوٹ شہر
سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ
محترمہ سلطان حیدری بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کنٹ
حاجی الہ بخش صاحب سکرٹری تحریک جدید چندہ سکے مگو لے
مولوی قطب دین صاحب 〃 〃 باٹھانوالہ
ملک سراج الدین صاحب 〃 〃 سمبڑیال

چوہدری فیض اللہ صاحب سکرٹری تحریک جدید کوٹ کرم چند
〃 محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کھیوڑ باجوہ
منشی مجید اللہ صاحب سکرٹری تحریک جدید 〃
قریشی غلام محی الدین صاحب 〃 〃 دولت پور سپرو
چوہدری عنایت اللہ صاحب 〃 〃 بہلولپور
عبدالکریم صاحب 〃 〃 مانگا چانگریاں
چوہدری محمد یوسف صاحب 〃 〃 مالو کے بھگت
〃 بشیر احمد صاحب امیر جماعت داتہ زید کا
ماسٹر نصر اللہ صاحب سکرٹری تحریک جدید 〃 〃
محمد حسین صاحب 〃 〃 عہدی پور
حاجی خدا بخش صاحب 〃 〃 میانوالی خانانوالی
میاں اللہ دتہ صاحب 〃 〃 بھرتانوالہ
شکرالدین صاحب امیر جماعت بن باجوہ
محمد دین صاحب سکرٹری تحریک جدید 〃
چوہدری محمد اسلم صاحب 〃 〃 پھپور
حکیم محمد رشید صاحب 〃 〃 گھنو کے ججہ
چوہدری عبدالعزیز صاحب 〃 〃 ٹھروہ
شیخ غلام رسول صاحب 〃 〃 گھٹیالیاں
عبداللہ صاحب 〃 〃 نارووال
محمد شفیع صاحب 〃 〃 بکھو بھٹی
حافظ فیض احمد صاحب 〃 〃 بھاگووال
ڈاکٹر ایم۔ اے عامر صاحب 〃 〃 امرتسر

چوہدری ظہور الدین صاحب وکیل سکرٹری تحریک جدید اجنالہ
غلام محمد صاحب ثالث 〃 سول لائن لاہور
چوہدری محمد عبداللہ صاحب بی۔اے 〃 〃 محمد نگر 〃
قاضی محمود احمد صاحب 〃 〃 نیلا گنبد 〃
مرزا محمد احمد صاحب 〃 〃 بھاٹی گیٹ 〃
بابو فضل الدین صاحب 〃 〃 چابکسواراں 〃
عبدالرحمن صاحب 〃 〃 مصری شاہ 〃
بشیر احمد صاحب 〃 〃 سلطانپورہ 〃
فضل الرحمن صاحب 〃 〃 گڑھی شاہو 〃
چوہدری مختار احمد صاحب 〃 〃 گنج مغلپورہ 〃
محمد شفیع صاحب 〃 〃 لاہور چھاؤنی
مرزا محمد صدیق بیگ صاحب 〃 〃 قصور
حکیم مختار احمد صاحب 〃 〃 شاہدرہ شیخوپورہ
الہ دین صاحب 〃 〃 〃
چوہدری خدا بخش صاحب 〃 〃 ہانڈو
〃 نبی بخش صاحب 〃 〃 چک چہور ۱۱۸
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد 〃 〃 کوٹ رحمت خان
میاں غلام محمد صاحب امیر جماعت سید والا
چوہدری احمد علی صاحب سکرٹری تحریک جدید شیخوپورہ
قاضی محمد یحیٰی صاحب 〃 سید والا
میر محمد بخش صاحب امیر جماعت گوجرانوالہ
خواجہ محمد لطیف صاحب سکرٹری تحریک جدید 〃
حکیم شمیم حسنین صاحب قریشی 〃 〃

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عزیز اللہ صاحب ذیلی سیکرٹری تحریک جدید لویریوالہ
" محمد شریف صاحب " پیرکوٹ
" محمد حیات صاحب پریذیڈنٹ مدرسہ چٹھہ
غلام محمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید "
حکیم محمد اشفیع صاحب " " سہیے
قاضی ضیاء اللہ صاحب " " حافظ آباد
چوہدری محمد امیر صاحب " " بھاکا بھٹیاں
ملک محمد جمال صاحب " " نزگڑی
چوہدری سلطان علی صاحب " " گجو چک
سید حسین شاہ صاحب " " گوجرہ لائلپور
سید عنایت حسین صاحب " " چک ۸۹ ج ب
چوہدری محمد دین صاحب " " ۳۱۲ ج ب کھتوانی
" برکت علی صاحب " " ۵۹۵ گ ب
امام علی صاحب " " بھیرہ
چوہدری غلام احمد صاحب بسرا " " چک ۹۹ شمالی
" عطاء اللہ صاحب " " " ۴۹ ج
" محمد شریف صاحب بی اے " " ۴۳ ج
مولوی محمد عبد اللہ صاحب " " ۷۰ ج
چوہدری عبد الغنی صاحب بی اے " " جھنگ مگھیانہ
محمد ابراہیم صاحب ڈار " " گجرات شہر
ڈاکٹر مراد بخش صاحب " " "
چوہدری فضل الٰہی صاحب امیر جماعت کھاریاں
منشی عبد اللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید "
حکیم محمد قاسم صاحب امیر جماعت لالہ موسیٰ
سید محمد یوسف صاحب سیکرٹری تحریک جدید بشمالہ
سید محمد فاضل شاہ صاحب " " گھیڑ
منیجر فیروز الدین صاحب " " کالرہ کلاں
رستم علی غلام محمد صاحبان " " عالم گڑھ
مولوی عبد العزیز صاحب امیر " چک سکندر
عبد الغفار صاحب " " شادیوال
مرزا غلام نبی صاحب " " پنڈی لالہ
مولوی محمد دین صاحب امیر جماعت ترہال
سید امیر حسین صاحب " نورنگ
مرزا محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید فتح پور
مولوی صدر دین صاحب پریذیڈنٹ مزنگ
میاں احمد دین صاحب سیکرٹری تحریک جدید ڈنگہ
میر عبد اللہ صاحب " " سرائے عالمگیر
منشی سلطان عالم صاحب " " گوندیالہ
مستری عبد الرحیم صاحب " " جہلم
ملک عبد المغنی صاحب امیر جماعت محمود آباد
" محمد دین صاحب سیکرٹری تحریک جدید "
قاضی عبد الرحمن صاحب امیر " " دوالمیال
ماسٹر محمد عثمان صاحب " " ڈیرہ غازیخان
شیخ مظفر الدین صاحب امیر جماعت پشاور
صوفی غلام محمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید "
مرزا عبد المجید صاحب " "

مرزا امداد محمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید نوشہرہ کینٹ
میاں محمد حسین صاحب " " مردان
خواجہ ثناء اللہ صاحب " " بانڈی پور
میاں فرزند علی صاحب " " کوٹلی کالابن
عبد الکریم خان صاحب " " پونچھ
راجہ غلام محمد صاحب " " باڑی پورہ
عبد الکریم صاحب " " [illegible]
ماسٹر عاشق محمد صاحب " " ملتان
بابو عبد الرؤف صاحب " " "
ماسٹر امیر احمد صاحب " " میلسی
شیخ محمد حسین صاحب " " دیپالپور
چوہدری سلطان علی صاحب " " چک ۴۹۱
محمد نواب خان صاحب " " لودھراں
رفیق احمد صاحب " " چک ۵۴۳
غلام قادر صاحب " " " ۱۶۰
چوہدری علم دین صاحب " " چک ۹۳ / ۶.ل
مولوی محمد اسماعیل صاحب پریذیڈنٹ جمول بہاولپور
چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب " چک ۱۸۴ / ۷-۱۲ بہاولپور
شعب الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید چک ۱۶۶ مراد
ڈاکٹر فرزند علی صاحب " " چک ۱۱ بہاولپور
شیخ محمد عبد اللہ صاحب مقرب " پاکپٹن
حکیم سید فیاض حسین صاحب " " اوکاڑہ
چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار " " "
چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار " چک ۶ / ۱۱-۱
مستری غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ رینالہ سٹیٹ
محمد سعید صاحب سیکرٹری تحریک جدید فیروز پور شہر
چوہدری عبد الکریم صاحب " " چھاؤنی
شیخ غلام محی الدین صاحب " " زیرہ
لعل محمد صاحب " " موگا
شیخ عبد الرحمن صاحب " " کپور تھلہ
مسعود احمد صاحب " " "
جان محمد صاحب پریذیڈنٹ شیخے وال جالندھر
چوہدری عبد المجید خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید راہوں
ماسٹر محمد انور صاحب " " بنگہ
حکیم سید پیر احمد صاحب " " ہوشیار پور
ماسٹر رشید احمد صاحب " " ماہل پور
چوہدری چھجو خاں صاحب امیر جماعت سڑوعہ
چوہدری عبد العزیز خان صاحب بھنجی "
محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سڑوعہ
خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب امیر جماعت بیگہ پور کنڈی
چوہدری محمد یعقوب صاحب سیکرٹری تحریک جدید "
سید مبارک علی شاہ صاحب " " لدھیانہ
حکیم عبد الرحمن صاحب " " ماچھی واڑہ
میاں عبد اللہ صاحب " " جھمٹ
مولوی سراج الحق صاحب " " پٹیالہ سٹیٹ
شیخ قدرت اللہ صاحب " " نابھہ

جمعدار محمد ادریس صاحب سیکرٹری تحریک جدید سنور
مولوی محمد تقی صاحب امیر جماعت "
قریشی محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ بیراہد
بابو کرامت اللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید انبالہ
بابو عبد الرحمن صاحب امیر جماعت انبالہ
" عبد الحلیم صاحب سیکرٹری مال "
شیخ لطف الرحمن صاحب سیکرٹری تحریک جدید شملہ

دہلی کی جماعت کے امیر اور دیگر احباب نے انسپکٹر تحریک جدید کے ساتھ خاص طور پر محنت سے کام کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عبد الرحمن صاحب سیکرٹری تحریک جدید نئی دہلی
صاحبزادہ میاں منیر احمد صاحب پریذیڈنٹ حلقہ دریا گنج دہلی
خواجہ عبد الغنی صاحب دہلی شہر
بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت دہلی
حافظ عبد السلام صاحب " نئی دہلی
ایم عبد الحق صاحب سیکرٹری تحریک جدید پہاڑ گنج
مرزا محمد لطیف صاحب " " "
محترمہ بیگم صاحبہ قدسیہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی
جمعدار ضیاء الدین صاحب " تحریک جدید دہلی کینٹ
رفیع الزمان خان صاحب " " کراچی
مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ "
انور علی صاحب سیکرٹری مال "
ماسٹر رحمت اللہ صاحب " تحریک جدید حیدرآباد
چوہدری محمد اکرم خان صاحب " نصرت آباد
مولوی محمد ملک صاحب " " "
شیخ غلام محمد صاحب دوکاندار " محمود آباد سٹیٹ
عبد القدوس صاحب " " ناصر آباد سٹیٹ
ملک میر احمد صاحب " " باڑہ
صوفی غلام محمد صاحب " " چک ۲۷۰
چوہدری جمال الدین صاحب " " دریا خان مری
میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ
قاضی شریف الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید "
چوہدری عبد الرزاق خان صاحب " " رہتک
حاجی محمد نذیر صاحب " " شاہجہان پور
شیخ محمد رفیق صاحب " " کانپور
میاں محمد حسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر " الہ آباد
حاجی عبد الکریم صاحب " لکھنؤ
خواجہ عبد الحمید صاحب " " ڈیرہ دون
محمد یونس صاحب " " بریلی
قریشی قمر احمد صاحب " " پیلی بھیت
محمد اسماعیل صاحب معتبر " جبل پور
چوہدری عبد اللہ خان صاحب " "
ڈاکٹر محمد سعید صاحب سیکرٹری تحریک جدید جے پور
محمد عبد الرحمن صاحب " " پنکال
کالے خان صاحب " " سری پارہ
مولوی عبد الحلیم صاحب " " بھاگل پور

عبد المجید صاحب سیکرٹری تحریک جدید سمستی پور
مولوی محمد ابراہیم صاحب " " شیموگہ
سیٹھ محمد اسماعیل آدم صاحب امیر جماعت بمبئی
مولوی محمد اعظم صاحب سیکرٹری تحریک جدید دیولالی
سیٹھ محمد اعظم صاحب " حیدرآباد دکن
محمد یوسف اللہ دین صاحب " سکندرآباد دکن
" عبد اللہ الہ دین صاحب امیر جماعت " "
مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل سیکرٹری تحریک جدید
آپ نے بذریعہ تار روپیہ ارسال کر کے اطلاع دی
میاں محمد عمر صاحب سیکرٹری تحریک جدید کلکتہ
چوہدری انوار احمد صاحب " "
شیخ دوست محمد صاحب امیر جماعت کلکتہ
دولت احمد خان صاحب " " پراونشل بنگال
صوبیدار شیر ولی صاحب امیر جماعت ہیڈکوارٹر پنجاب رجمنٹ
حوالدار ولایت محمد صاحب سیکرٹری "
چوہدری بشارت احمد خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید نیروبی
مختار احمد صاحب ایاز " ٹانگا (افریقہ)
بشیر احمد صاحب حیات " کسومو
ڈاکٹر علاء الدین احمد صاحب " کمپالہ
اے۔ ایچ زیادہ صاحب " ماریشس
مرزا فضل کریم صاحب " دار السلام
اللہ دتا صاحب گکانی " ممباسہ

جماعت عدن کے تمام دوستوں و مکرم محمد فیروز الدین احمد، ڈاکٹر بشیری، ڈاکٹر محمد احمد صاحب، ڈاکٹر محمد عرفان اور چوہدری سلطان احمد صاحبان کا چندہ سو فیصدی براہ راست داخل ہو چکا ہے۔

سیکرٹری صاحب تحریک جدید جماعت سماٹرا کو
نذیر احمد صاحب ڈار سیکرٹری تحریک جدید دار السلام
عزیز اللہ صاحب جیبوال " ابادان
مولوی غلام حسین صاحب ایاز واقف سنگاپور
صوبیدار اللہ داد صاحب سیکرٹری تحریک جدید رنگون برما

مالا بار، کولمبو، نیگومبو، سیلون کے تمام احباب اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر چکے سوائے دو چار احباب کے کہ ان کی رقم بفضل خدا ۳۰ نومبر تک آنے کی امید ہے۔ یہ امر بھی قابل نوٹ ہے کہ وہ افراد جو کہ تحریک جدید کے وعدے براہ راست حضور میں پیش فرمایا کرتے ہیں ان میں سے ۹۰ فیصدی کے وعدے سو فی صدی آ چکے ہیں صرف ۱۰ فیصدی ہیں جو امید ہے کہ ۳۰ نومبر تک اپنے وعدے پورے کر کے آگے بڑھنے والے بھائیوں کے ساتھ مل جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ پس ہندوستان کے علاوہ بیرون ہند کے کارکنوں سے بھی عرض ہے کہ وہ بھی اپنے گذشتہ سالوں کے دستور العمل کے مطابق ۳۰ نومبر تک اپنے وعدے سو فیصدی مرکز میں داخل فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام

خاکسار برکت علی خان وکیل المال تحریک جدید قادیان دار الامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

(۱) کیا احمدیت کا اقرار کرنا ضروری ہے (۲) غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں۔ (۳) قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں اور ایک نیا فرقہ قائم کریں۔ (۴) کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے۔ کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں۔ (۵) کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔

جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ معہ محصولڈاک۔

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

ڈاکٹر الز بتھ روز اینڈ کو

میو روڈ لاہور سے لکھتے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ اکسیر ذیابیطس ایک ماہ کا کورس منگوایا گیا تھا۔ ایک ماہ کے استعمال سے ہی امید سے بڑھکر فائدہ ہوا۔ اکسیر ذیابیطس دو ماہ کا کورس جلد روانہ فرمایئے۔ قیمت اکسیر ذیابیطس ایک ماہ کا کورس سات روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان!

تریاق کبیر

آپنے امرتدھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنج درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے بیمار کہتا ہے۔ کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگا دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے غرض تمام حاد امراض میں اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود معلوم کر لیں گے۔ کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۱/- درمیانی شیشی ۱۲/ چھوٹی شیشی ۶/ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اپنے پیسے کی قدر کریں

آج کل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کر لیا جائے۔ تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں اور جب بھی ضرورت ہو مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں۔

نیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

تجارتی اشتہار

جملہ کارخانہ داران و تاجران چرم کی خدمت میں گذارش ہے کہ جن حضرات کو کچے چمڑے گوکہ مانجہ۔ کٹاہل۔ سکھری کوالٹی تازہ سردی کے مال خریدنے کی خواہش ہو۔ وہ صاحب براہ مہربانی پتہ ذیل پر خط و کتابت فرمادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے حسب گنجائش ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی جاوے گی۔ فقط والسلام

حکیم محمد یعقوب محمد ہاشم احمدی سوداگران چرم پتھارو ضلع نوابشاہ سندھ

اعلان نکاح

میرے برادر نسبتی صوبیدار جلال الدین صاحب کا نکاح امۃ العزیز صاحبہ بنت چوہدری الٰہ بخش صاحب امرتسری کے ساتھ بعوض مہر تین ہزار روپیہ ۲۶ / ۱۰ / ۱۶ کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

حکیم محمد عمر عفی عنہ محلہ دارالرحمت قادیان

ضرورت ہے

ہمیں ایک قابل تجربہ کار محنتی اور دیانتدار سٹور کیپر کی ضرورت ہے BOOK KEEPING جاننے والے اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی منیجر پرسٹن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۱۱ر نومبر۔ بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر فضل الحق نے بہار سے واپسی پر ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ ان کی اطلاعات کے مطابق بہار میں قریباً تیس ہزار اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ ا سے یہ یقین کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں۔ کہ ان کی مراجعت کلکتہ کے بعد ہلاک شدگان کی تعداد کافی بڑھ گئی ہوگی۔ زخمیوں کے مقابلہ میں ہلاک شدگان کی تعداد پانچ چھ گنا زیادہ ہے۔ مسٹر فضل الحق نے کہا۔ کہ بہار کی صورت حال اتنی خطرناک ہو چکی ہے۔ کہ اسے صحیح طور پر بیان کرنا مشکل ہے۔ جارحانہ حملوں کی سفاکی کم ہو جانے کے کوئی آثار نہیں ملتے۔ اور ہر روز مرنے والوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو یہ شکوہ ہے۔ کہ ان سے ایسے تمام ہتھیار چھین لئے گئے ہیں۔ جن سے وہ اپنی حفاظت کر سکتے لیکن برعکس اس کے حملہ آور غنڈے ہر قسم کے خوفناک ہتھیاروں سے مسلح ہیں۔ اس امر کا سخت خدشہ ہے کہ بہار میں مسلمانوں کا وجود ختم کر دیا جائیگا

دھلی ۱۱ر نومبر۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے بتایا۔ کہ مسلم لیگ نے عارضی حکومت کی سکیم کو اسلئے ہرگز قبول نہیں کیا یہ سکیم برطانوی حکومت کی رضامندی سے وائسرائے نے ہندوستان پر ٹھونسی ہے۔ کانگرس نے عارضی حکومت میں شامل ہو کر یہ سازش کی۔ کہ برطانوی حکومت مسلم لیگ کو بالکل نظر انداز کر دے۔ اگر کانگرس کے ہاتھوں میں ہندوستان کے تمام انتظام حکومت کا چارج رہنے دیا جاتا۔ تو ہمارے مفاد کے لئے بہت ضرر رساں اور مہلک ثابت ہوتا۔ ان حالات میں ہم مسلم مفاد کے تحفظ کے لئے عارضی حکومت میں پانچ نمائندے بھیجنے کو مجبور ہو گئے۔ آپ نے آخر میں فرمایا

کہ ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا واحد حل قیام پاکستان کی صورت میں ہی ممکن ہے

واشنگٹن ۱۱ر نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت امریکہ ہندوستان کو پچاس ہزار ٹن گندم روانہ کر رہی ہے۔ یہ گندم اسی سال کے اواخر تک ہندوستان پہنچ جائے گی۔

انقرہ ۱۱ر نومبر۔ کل ٹرکی میں جدید ٹرکی کے بانی مصطفیٰ کمال کی برسی منائی گئی۔ اخبارات سیاہ حاشیوں کے ساتھ شائع ہوئے۔ تمام تفریحی ادارے بند رہے۔ ریڈیو پر گانے نہ گائے گئے۔ جھنڈے سرنگوں کئے گئے۔

نئی دھلی ۱۲ر نومبر۔ پنڈت نہرو نے مرکزی اسمبلی میں بتایا۔ کہ ان کے ذاتی نمائندہ مسٹر کرشنا مینن نے روس اور ہندوستان کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف سے ملاقات کی تھی۔ موسیو مولوٹوف کا رویہ بہت دوستانہ تھا۔ اور انہوں نے ہندوستان میں روس کی طرف سے ڈپلومیٹک نمائندہ بھیجنے پر رضامندی کا اظہار کیا تھا۔

بصرہ کیلئے روانگی

کراچی ۱۲ر نومبر۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی احمدی مبلغ آج بصرہ کے لئے جہاز پر سوار ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں

درخواست دعا

بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ملک عبدالرحیم صاحب قصور کی اہلیہ صاحبہ بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کیلئے دعا کریں۔

اخوند محمد اکبر خان صاحب ریٹائرڈ ایچ۔ ڈی۔ سی اور شیخ رشید احمد صاحب کی آنکھوں کا اپریشن سول ہسپتال اوکاڑہ میں ہونیوالا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ

بنارس ۱۲ر نومبر۔ پنڈت مدن موہن مالویہ آج شام ۷ بجکر دس منٹ پر فوت ہو گئے۔ آپ چوراسی سال عمر پائی۔ آپ بنارس کی ہندو یونیورسٹی کے بانی تھے۔ تین بار کانگرس کے اور تین بار ہندو مہاسبھا کے صدر رہ چکے ہیں

نئی دھلی ۱۲ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر راجندر پرشاد خوراک ممبر کی تحریک پر حکومت ہند نے ایک ہزار ٹن چاول بہار کے مصیبت زدگان کو دینے کا فیصلہ کیا ہے

تعلیم الاسلام کالج میں ایک ہیڈ اکاؤنٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

دفتر تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۰۰-۴-۸۰ ہے۔ امیدوار کا گریجویٹ ہونا ضروری ہے۔ نیز اکاؤنٹس۔ ڈرافٹنگ۔ ٹائپ اور دیگر دفتری امور سے مکمل واقفیت بھی لازمی ہے۔ تجربہ کار کو ترجیح دیجائے گی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

جناب ظہیر الدین صاحب
متعلم تعلیم الاسلام کالج قادیان

تحریر فرماتے ہیں:- میں نے اپنے ایک دوست کو جو کمی خون کی وجہ سے بیمار تھے۔ صندلین ساختہ دواخانہ نورالدین قادیان استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ دو ہفتے کے اندر اندر ان کی کمی خون کی شکائت میں معتدبہ افاقہ ہو گیا۔ اور ان کا وزن بھی بڑھنا شروع ہو گیا ہے۔

صندلین یکصد قرص دو روپے

ملنے کا پتہ
دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک مرض کیلئے ہماری دیرینہ مجربات طلب کریں

کیمفونین گولیاں

۱۰۰ گولیاں -/۳

موسمی بخار، ملیریا، نزلہ، زکام، کھانسی اور نمونیہ کا بہتر اور یقینی علاج

حمیدیہ فارمیسی قادیان